

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آئند تیا محمد اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب



اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ستر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (ذاتی دہلی) کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو خطاب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شیانہ کیسرنے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں ”خواتین اور مادیت پر معاون تولیدی ٹکنالوجی کے اثرات کی تلاش“ عنوان سے لک اور بیرون ملک کے اسکالرا اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

صدارت اسکول برائے سماجی علوم و فنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پیرامیٹر نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں پانچھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ حسین نے استقبالی خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور چھپتے سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے

اسٹڈی اینڈ ریسرچ (ذاتی دہلی) کے اسلاک پریسیکٹیو ان پائیو ایٹمنٹ کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکیٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بچا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی

حیدرآباد 6 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئند تیا محمد نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں، مانو اور ستر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (ذاتی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل ایرونیوٹکس میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاؤنڈ جھڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیداوار کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آئند تیا محمد نے مزید کہا کہ جدید ٹکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنم تیار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ ستر فار

R/D

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آئنڈیا تاجمدا اور ڈاکٹر عائشہ طہلی کا خطاب حیدرآباد، 16 جنوری (پریس نوٹ) مسلمان تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں، مانو اور سنٹر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق مسلمان تولیدی ٹکنالوجی اشتراک سے مولانا آراکھن ایل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی ٹی ایف کی شروعات لادلد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفہ اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک ٹیپے سے تین تار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ ستر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اسٹاک پریکٹیس ان بائیو ہیکل کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ طہلی نے اپنے ٹیپے میں مسلمان تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو اجتنابی سمجھو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ہاں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن چکی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بے جا استعمال سے سماج کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں، مانو اور سنٹر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آراکھن ایل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی ٹی ایف کی شروعات لادلد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفہ اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک ٹیپے سے تین تار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ ستر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اسٹاک پریکٹیس ان بائیو ہیکل کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ طہلی نے اپنے ٹیپے میں مسلمان تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو اجتنابی سمجھو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ہاں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن چکی ہے۔



معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصان دہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں، مانو اور سنٹر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آراکھن ایل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی ٹی ایف کی شروعات لادلد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفہ اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک ٹیپے سے تین تار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ ستر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اسٹاک پریکٹیس ان بائیو ہیکل کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ طہلی نے اپنے ٹیپے میں مسلمان تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو اجتنابی سمجھو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ہاں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن چکی ہے۔

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کیلئے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آئنڈیا تاجمدا اور ڈاکٹر عائشہ طہلی کا خطاب



حیدرآباد، 16 جنوری (پریس نوٹ) مسلمان تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں، مانو اور سنٹر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آراکھن ایل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی ٹی ایف کی شروعات لادلد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آئنڈیا تاجمدا نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفہ اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک ٹیپے سے تین تار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ ستر فار اسلامی اینڈ لیسرچ (نئی دہلی) کے اسٹاک پریکٹیس ان بائیو ہیکل کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ طہلی نے اپنے ٹیپے میں مسلمان تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو اجتنابی سمجھو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ہاں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن چکی ہے۔

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آئندہ تیا محمد اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب



الحیات نیوز سروس

حیدرآباد 16 جنوری: معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئندہ تیا محمد نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لا ولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آئندہ تیا محمد نے مزید کہا کہ یہ تولیدی ٹکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لیے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے

ایک خلیے سے جنین تیار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پریسٹیشنل ان بائیو اسٹیک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروسٹی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن چکی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بے جا استعمال کو کسی روکتا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم و فنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانچھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنویز پروفیسر آئندہ تیا محمد نے افتتاحی خطاب میں کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں اس حوالے سے ایک ملکہ کے اسرار اپنے حقیقی مقالے پیش کریں گے۔

17-01-2025



معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آئندہ تیا محمد اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بے جا استعمال کو کسی روکتا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم و فنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے جس میں بانچھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنویز پروفیسر آئندہ تیا محمد نے افتتاحی خطاب میں کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں اس حوالے سے ایک ملکہ کے اسرار اپنے حقیقی مقالے پیش کریں گے۔



ایسٹیک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروسٹی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آئندہ تیا محمد نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لا ولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر مقررین کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آمنہ تاجدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لا ولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آمنہ تاجدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لیے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پریسیکٹیو ان بائیو-ٹیکنالوجی کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروسٹسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ اس

بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آمنہ تاجدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لیے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پریسیکٹیو ان بائیو-ٹیکنالوجی کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروسٹسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ اس

Urdu Action, 17-01-2005

معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آمنہ تاجدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں ہانچہ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنویز پروفیسر آمنہ حسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔

کانفرنس کی کنویز پروفیسر آمنہ حسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈاکٹر ڈاکٹر آمنہ تاجدار اور محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شائبا کینر نے بطور کنویز اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دو روزہ کانفرنس میں ”خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجی کے اثرات کی تلاش“ عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔



مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پریسیکٹیو ان بائیو-ٹیکنالوجی کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروسٹسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بچا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم و فنون کی

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آمنہ تاجدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لا ولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر آمنہ تاجدار نے